فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۲ جمادی الاوّل ۱۳۹۰ھ - ۱۷ وفا ۱۳۴۹ ہش - ۱۷ جولائی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۶۳

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں

مخلصینِ جماعت کی طرف سے مالی قربانی کا شاندار مظاہرہ

صرف پاکستانی احمدی جماعتوں کے وعدے بیس لاکھ روپے تک پہنچ گئے

تقریباً اڑھائی لاکھ روپیہ نقد وصول ہو کر مرکز میں پہنچ چکا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اُسی کی دی ہوئی توفیق سے مخلصینِ جماعت اپنے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے کے لئے اپنے آقا کے حضور بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ اِس وقت تک پاکستانی احمدی جماعتوں کی طرف سے بفضل اللہ تعالیٰ -/۱۹،۹۵،۵۰۰ روپے کے انفرادی وعدہ جات اور -/۲،۴۰،۰۰۰ روپے نقد مرکز میں پہنچ چکے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اندرون ملک کی احمدی جماعتوں سے صف اوّل اور صف دوم میں کم از کم دو دو سو مخلصین کی ضرورت بیان فرمائی ہے۔ حضور کی اِس مبارک خواہش کی تکمیل کے لئے اِس وقت تک صف اوّل میں ۱۲۲ اور صف دوم میں ۱۶۲ مخلصین حصہ لے چکے ہیں۔ گویا اب مطلوبہ تعداد پُورا ہونے میں صف اوّل میں ۷۸ اور صف دوم میں صرف ۳۸ مخلصین کی گنجائش باقی ہے۔ انشاء اللہ یہ تعداد جلد پوری ہو جائے گی مگر مبارکباد کے مستحق ہیں وہ احباب جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے محبوب آقا کی اِس خواہش کو پُورا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

حضور فرماتے ہیں:-

"اخلاص، محبت اور ہمدردی کے ساتھ میری آواز پر لبیک کہو اور بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔"

پس ایسے دوست جو ابھی تک اِس مبارک تحریک میں شمولیت سے محروم ہیں جلد شامل ہوں۔ جو دوست اپنی قربانی کو بڑھا سکتے ہیں وہ صف سوم سے صف دوم اور صف دوم سے صف اوّل میں آنے کی کوشش فرمائیں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا بھی کریں کہ

"اے خدا! ہم تیرے عاجز بندے تیرے حضور یہ حقیر قربانیاں پیش کر رہے ہیں تو اپنے فضل اور رحم سے ان قربانیوں کو قبول فرما اور تو ہمیں اپنی رضا کی جنت میں داخل فرما۔ آمین۔"

سمیع اللہ سیال

سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

اخبارِ احمدیہ

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ وہاں سے جو آخری اطلاع موصول ہوئی تھی اس کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

• محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریکِ جدید ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے پہلے ہی کی طرح خدمتِ دین کے کاموں میں بھرپور حصہ لے سکیں۔ آمین۔

• مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم بغرض علاج لاہور گئے تھے وہاں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہیں پھر درد کا شدید دورہ ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

• محترم ٹھیکیدار غلام رسول صاحب اِن دنوں سخت بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

• مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق شاہد مبلغ افریقہ کے والد محترم محمد سلیم صاحب ملک چند روز سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(نعیم سبزواری - ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

انشاء اللہ العزیز مجلس انصار اللہ کے زیرِ اہتمام تیسری سہ ماہی کا امتحان ۱۱ تبوک (ستمبر) برائے ربوہ اور ۱۳ تبوک (ستمبر) برائے بیرونجات منعقد ہوگا۔ تمام انصار سے گزارش ہے کہ وہ ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی کوشش فرمائیں۔ اِس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے:-

۱۔ ترجمۃ القرآن کریم نصف آخر پارہ ۱۱۔

۲۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچ دلائل۔

ناظمین اور زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس امتحان کی تیاری کا اہتمام فرمائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اراکین اس میں شریک ہو سکیں۔

(قائد تعلیم)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ وفا ۱۳۴۹ ہش

آئینہ کمالاتِ اسلام (حصہ اردو)

آئینہ کمالاتِ اسلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کا جواب نہ صرف اردو کے مذہبی لٹریچر میں ہی نہیں بلکہ کسی زبان میں بھی نہیں۔ آپؑ کی اس عظیم تصنیف میں اسلام کے عظیم مسائل پر جو روشنی ڈالی ہے اس کا اکثر حصہ یقیناً الٰہی رہنمائی میں لکھا گیا ہے۔ چنانچہ آپ کی یہ کتاب آپ کی اوّلین تصنیفات میں سے ہے اور آپ نے اس سے پہلے جو تین رسالے "فتح اسلام" "توضیح مرام" اور "ازالہ اوہام" تحریر فرمائے تھے جس میں حضور اقدسؑ نے الٰہی اشاروں سے اسلام کی حقیقتوں کو واشگاف کیا تھا بجائے ان کے لئے شکرگزار ہونے کے خود بعض مسلمان اہلِ علم حضرات نے ان کو بے جا اعتراضات کا نشانہ بنایا۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ اِس عاجز نے خدا تعالےٰ سے توفیق پا کر تین رسالے تائیدِ اسلام میں تالیف کئے تھے جن میں سے پہلے کا نام فتح اسلام اور دوسرے کا نام توضیحِ مرام اور تیسرے کا نام ازالہ اوہام ہے۔ اِن رسالوں میں حسب ایماء اور الہام اور القاء ربّانی اس مرتبہ مثیل مسیح ہونے کا ذکر بھی تھا جو اس عاجز کو عطا کیا گیا۔ ایسا ہی ان دقائق و حقائق و معارفِ عالیہ کا بیان تھا جو اسلام اور قرآنِ کریم کی اعلیٰ حقیقتیں اور مسلمانوں کے لئے بمقابلہ مخالفین جائے فخر تھیں اور نیز اسلامی توحید کے انتہائی مرتبہ کی خوبصورتی اور صفائی ان حقائق سے ظاہر ہوتی تھی۔ اور نیز وہ سب معارف اُن بیرونی حملوں کے کافی وشافی جوابات تھے جو موجودہ زمانہ کے لوگ سراسر اپنے تعصب اور کوتاہ نظری سے تعلیمِ اسلام پر کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ قرآنِ کریم اور احادیثِ صحیحہ سے لیا گیا تھا۔ اور گزشتہ اکابر کی ان سچائیوں پر شہادتیں بھی موجود تھیں اور امید تھی کہ عقلمند لوگ ان کتابوں کو شکرگزاری کی نظر سے دیکھیں گے اور خدا تعالےٰ کی جناب میں سجداتِ شکر بجا لاویں گے کہ عین ضرورت کے وقت میں اس نے یہ روحانی نعمتیں عطا فرمائیں لیکن افسوس کہ بعض علماء کی فتنہ اندازی کی وجہ سے معاملہ برعکس ہؤا اور بجائے اس کے کہ لوگ خدا تعالےٰ کا شکر کرتے ایک شور اور غوغا سخت ناشکری کا ایسا برپا کر دیا گیا کہ وہ تمام حقائق اور لطائف اور نکات اور معارفِ الٰہیہ کلماتِ کفر قرار دیئے گئے۔"

(مقدمہ آئینہ کمالاتِ اسلام صـ۸)

حضور اقدسؑ نے اس عظیم تصنیف کا نہایت فصیح و بلیغ مقدمہ تحریر فرمایا ہے اور مسلمان اہلِ علم حضرات اور غیر از اسلام معترضین کے اعتراضات کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضورؑ نے کتاب کے آغاز میں "اسلام" کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اب قبل اس کے جو ہم دوسری بحثوں کی طرف توجہ کریں اس بحث کا لکھنا نہایت ضروری ہے جو دینِ اسلام کی حقیقت کیا ہے اور اس حقیقت تک پہنچنے کے وسائل کیا ہیں اور اُس حقیقت پر پابند ہونے کے ثمرات کیا ہیں کیونکہ بہت سے اسرار دقیقہ کا سمجھنا اِسی بات پر موقوف ہے کہ پہلے حقیقتِ اسلام اور پھر اس حقیقت کے وسائل اور پھر اس کے ثمرات بخوبی ذہن نشین ہو جائیں اور ہمارے اندرونی مخالفوں کے لئے یہ بات نہایت فائدہ مند ہوگی کہ وہ حقیقتِ اسلام اور اس کی ابحاثِ متعلقہ کو توجہ سے پڑھیں کیونکہ جن شکوک و شبہات میں وہ مبتلا ہیں اکثر وہ ایسے ہیں کہ فقط اِسی وجہ سے دلوں میں پیدا ہوئے ہیں کہ اسلام کی اتم اور اکمل حقیقت اور اس کے وسائل اور ثمرات پر غور نہیں کی گئی۔ اور اِس بات میں کچھ شبہ نہیں کہ ان تمام حقیقتوں پر غور کرنے کے بعد اگر اس عاجز کے اندرونی مخالف اپنے اعتراضات کے مقابل پر میرے جوابات کو پڑھیں گے تو بہت سے اوہام اور وساوس سے مخلصی پا جائیں گے بشرطیکہ وہ غور سے پڑھیں۔ اور پھر ان مقامات کو نظر کے سامنے رکھ کر میرے اُن جوابات کو سوچیں جو مَیں نے ان کے شبہات کے قلع و قمع کے لئے لکھے ہیں۔ ایسا ہی مخالفینِ مذہب کو بھی ان حقائق کے بیان کرنے سے بہت فائدہ ہوگا اور وہ اس مقام سے سمجھ سکتے ہیں کہ مذہب کیا چیز ہے اور اس کی سچائی کے نشان کیا ہیں۔"

(مقدمہ آئینہ کمالاتِ اسلام صـ۳۵)

(باقی)

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "کَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ، وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ، وَاَھْلِیْ، وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات صـ۱۸۷/۲)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام یُوں دعا مانگا کرتے تھے "اے میرے اللہ مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔"

درخواستِ دعا

مکرم ملک منور احمد صاحب جہلمی کارکن دفتر بیت المال (آمد) بعارضہ یرقان بیمار ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(گلزار احمد طاہر ہاشمی۔ ربوہ)

قسط ۴

ذکرِ حبیب

محبّتِ الٰہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

تقریر مکرم مولٰینا عبدالمالک خان صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

جائیداد کی قربانی

ابتداءً آپؑ نے اسلام کی تائید اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات کا سلسلہ اخبارات کے ذریعہ شروع کیا لیکن اس کے بعد سب سے پہلی کتاب جو شائع کی اس کا نام آپ نے براھین الاحمدیہ علیٰ حقانیۃ کتاب اللہ الفرقان والنبوۃ المحمدیۃ رکھا جس میں حقانیتِ اسلام اور صداقت حضرت خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد عقلی و نقلی دلائل درج فرمائے اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب تحریر کیا۔ نیز جمیع اربابِ مذہب اور ملت کو جو منکرِ اسلام تھے اتماماً للحجۃ اس کتاب کا رد لکھنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر کیا اور لکھا:۔

"تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کردیں کہ ایفاء شرط جیسا کہ چاہیئے تھا ظہور میں آگیا میں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذر سے و حیلے اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار پر قبض و دخل دے دونگا۔"

(تبلیغِ رسالت جلد اوّل)

اس کتاب کا شائع ہونا تھا کہ دنیا میں تہلکہ مچ گیا۔ منکرینِ اسلام ششدر و دم بخود ہوگئے اور اس ربّانی آواز کا کوئی مقابلہ نہ کرسکا۔ مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوگئے اور ان کے تن بے جان میں جان آگئی۔ چاروں طرف اس کتاب کی بے نظیری کے چرچے ہونے لگے۔

اس وقت آپؑ کی کل یہی جائیداد تھی جس کی قیمت کا اندازہ دس ہزار لگایا گیا تھا اور وہ بھی اپنے پیارے منعم و منّان خدا کی منشاء کی تکمیل میں لگا دی۔

پھر خدمتِ اسلام کے کام میں ایسے منہمک ہوئے کہ جس قدر انسانی خواہشات اور آرام تھا ان سب پر حکم الٰہی کو مقدم کیا۔ آپؑ کے کھانے کا یہ حال تھا کہ بہت تھوڑی غذا تناول فرماتے۔ اگرچہ آپؑ خدا کی حلال کردہ چیزوں کو حلال سمجھتے تھے لیکن ضرورت کے ماتحت استعمال فرماتے۔ آپؑ کا مقصد صرف قوّت کو قائم رکھنا تھا نہ کہ لذّت اور لطف اٹھانا۔

امرتسر میں جب عیسائیوں سے مباحثہ ہوا اُس وقت کا ایک واقعہ شیخ نور احمد صاحب مالک ریاض ہند پریس آپؑ کے کھانے کی سادگی اور بے تکلفی کا بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رات کو کھانا رکھنا یا پیش کرنا بھول گئے میں نے اپنی اہلیہ کو تاکید کی تھی مگر کثرت کاروبار اور مشغولیت کی وجہ سے بھول گئی یہاں تک کہ رات کا بہت بڑا حصہ گزر گیا اور حضرتؑ نے بڑے انتظار کے بعد استفسار فرمایا تو سب کو فکر ہوئی۔ بازار بھی بند ہوچکا تھا اور کھانا نہ مل سکا۔ حضرت کے حضور صورتِ حال کا اظہار کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا۔ اس قدر گھبراہٹ اور تکلف کی کیا ضرورت ہے دسترخوان میں دیکھ لو جو کچھ بچا ہوا ہوگا وہی کافی ہے۔ دسترخوان کو دیکھا تو اس میں روٹیوں کے چند ٹکڑے تھے۔ آپؑ نے فرمایا یہی کافی ہے۔ اور ان میں سے دو ٹکڑے کھالئے اور بس۔

آپؑ نے نہ تو یہ پسند فرمایا کہ آپؑ کے لئے اس وقت کھانا پکایا جائے اور نہ اس بات کی پرواہ کی کہ کھانا پر تکلف نہیں اور نہ اس غفلت پر کسی سے جواب طلبی کی بلکہ نہایت خوشی اور کشادہ پیشانی سے دوسروں کی گھبراہٹ کو دور کیا۔ اور یہ ایک ہی واقعہ نہیں بلکہ ایسے کئی واقعات آپؑ کی زندگی میں آئے کہ دینی کاموں میں انہماک کی وجہ سے کھانے تک کی پرواہ نہ کی۔

یہی حال آپؑ کے لباس کا تھا۔ نہایت سادہ لباس پہنتے اور اس قسم کے لباس سے یا ایسے جوتوں سے نفرت تھی جن کے رکھ رکھاؤ میں آپ کو اپنا قیمتی وقت صرف کرنا پڑے آپؑ کے لباس کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ باہر سے آنے والوں کو بسا اوقات آپؑ کو جبکہ آپؑ اپنے دوستوں میں ہوتے شناخت کرنا مشکل ہوجاتا۔ چنانچہ ایک دفعہ ۱۸۹۳ء میں آپؑ اپنے دوستوں کے ہمراہ چولہ بابا نانکؒ دیکھنے تشریف لے گئے تو راستہ میں ایک جگہ قیام کیا۔ لوگ آپؑ کی آمد کا سن کر آپؑ کو ملنے کے لئے آئے۔ ان میں سے بعض نے مولوی محمد احسن صاحبؓ امروہوی کو مسیح موعود سمجھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تب مولوی صاحبؓ نے اپنے آقا کا پتہ بتایا تو پھر ان لوگوں نے حضورؑ سے مصافحہ کیا۔

آپؑ کے آرام کا یہ حال تھا کہ کتابوں کی تصنیف اور پروف وغیرہ پڑھنے میں رات کے تین تین بج جاتے۔ آپ کی محنت شاقہ کو دیکھ کر ایک دوست نے آپؑ سے اظہارِ ہمدردی کیا اس پر حضورؑ نے فرمایا:۔

"بدون تکلیف کے واسطے ہے اور کس لئے ہے۔"

(ملفوظات صفحہ ۲۶۱)

پھر ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"میرے اعضاء تو تھک جاتے ہیں مگر دل نہیں تھکتا۔"

نیز فرمایا:۔

"رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے مگر کیا خوش وہ وقت ہے جو خدا کے کام میں گزرے۔"

نیز فرمایا:۔

"یہ بھی ایک جہاد ہے۔"

(ملفوظات)

عبداللہ آتھم کے مباحثہ میں جس مکان میں آپ فروکش تھے ایک چٹائی پر بیٹھ کر نوٹ تحریر فرمائے۔ ایک روز نوٹ لکھ کر ذرا سستانے کے لئے اسی چٹائی پر لیٹ گئے وہ اس قدر چھوٹی تھی کہ آپؑ کے پاؤں اس پر نہ پھیل سکے آپؑ ویسے ہی لیٹے رہے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی اور میاں الہ دین صاحبؓ نے حضورؑ کو جب اس حال میں دیکھا تو دل پر چوٹ لگی۔ میاں الہ دین صاحبؓ نے عرض کیا حضور یہاں کوئی دری بچھا دی جائے۔ آپؑ نے فرمایا۔ سونے کی غرض سے تو یہاں نہیں لیٹا تھا۔ کام میں حرج ہوتا ہے اور یہ آرام کا وقت نہیں۔

خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے آپؑ نے اپنی اولاد کے لئے بھی یہی چاہا کہ وہ سب کے سب اسلام کے خادم ہوں۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

مرے مولا مری یہ اک دعا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے
عجب محسن ہے تو بحرالایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
نجات ان کو عطا کر گندگی سے
بچا ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

خدا نے آپؑ کی دعا کو سنا۔ آپؑ کے کسی فرزند نے بجز خدمتِ دین کے اور کچھ نہ کیا۔ اور خدا نے انہیں توفیق دی کہ وہ آپؑ کی طرح دین کے منادی بنے۔

آپؑ کو خدا نے آپؑ کی وفات کی بابت الہامات سے آگاہ کردیا تھا کہ وقت رحلت قریب ہے۔ مگر آپؑ نے خدا کے کام کو جاری رکھا اور وفات سے تھوڑا عرصہ قبل اپنی کتاب پیغام صلح لکھی اور جیسے زندگی کی پرواہ نہ کی ویسے موت کی بھی پرواہ نہ کی۔ ہاں اگر کسی چیز کی پرواہ کی تو صرف اس چیز کی کہ آپؑ کے پیارے خدا نے جو کام آپؑ کے سپرد کیا ہے وہ پورا ہو۔ اور یوں ثابت کردیا کہ آپؑ کی زندگی آپؑ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کی مصداق تھی۔

جان کی قربانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کی محبت میں اپنی جان تک دینے سے بھی دریغ نہ کیا۔ چنانچہ آپؑ نے ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں لکھا:۔

(جو) میری نسبت یقین رکھتا ہے کہ گویا میں سازشِ قتل (لیکھرام) میں شریک ہوں" تو ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ

سازش قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو مگر کسی انسان کے ہاتھوں نہ ہو اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے۔

اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے۔"

اس اشتہار کے شائع ہونے پر ایک آریہ لالہ گنگا بشن نے قسم پر آمادگی ظاہر کی لیکن یہ شرط بڑھا دی کہ اس کے واسطے دس ہزار روپیہ جمع کرا دیا جائے۔ اگر وہ نہ مرا تو وہ اس کا مستحق ہوگا۔ آپؑ نے اسے بھی منظور کر لیا لیکن یہ پابندی قائم کی کہ وہ حضورؑ کے بالمواجہ قسم کھائے اور اخبارات میں یہ اعلان شائع کرائے کہ میرا مرنا اس بات پر گواہی ہوگا کہ درحقیقت لیکھرام خدا کے غضب سے اور پیشگوئی کے موافق ہلاک ہوا ہے اور نیز اس بات پر گواہی ہوگی کہ درحقیقت دین اسلام ہی سچا ہے۔ اس پر لالہ گنگا بشن نے ایک اور شرط کا اضافہ کر دیا اور وہ یہ کہ حسب قرارداد معاذ اللہ آپؑ کے جھوٹا نکلنے پر آپؑ کی لاش اس کے حوالے کی جائے۔ چاہے وہ جلائے یا دریا برد کرے یا اور کارروائی کرے۔ آپؑ نے اس کے جواب میں لکھا:۔

"یہ شرط بھی مجھے منظور ہے اور میرے نزدیک بھی جھوٹے کی لاش ہر اک ذلت کے لائق ہے اور یہ شرط درحقیقت نہایت ضروری ہے جو لالہ گنگا بشن صاحب کو عین موقعہ پر یاد آگئی۔ لیکن ہمارا بھی حق ہے کہ یہی شرط بالمقابل اپنے لئے بھی قائم کریں ..... جب گنگا بشن صاحب حسب پیشگوئی مر جائیں تو ان کی لاش بھی ہمیں مل جائے تا بطور نشان فتح وہ لاش ہمارے قبضہ میں رہے اور ہم اس لاش کو ضائع نہیں کریں گے بلکہ بطور نشان فتح مناسب مصالحوں کے ساتھ محفوظ رکھ کر کسی عام منظر میں یا لاہور کے عجائب گھر میں رکھا دیں گے .....

... پنڈت لیکھرام کی یادگار کے لئے جو پچاس ہزار یا ساٹھ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے اس میں سے دس ہزار روپیہ بطور ضمانت لاش ضبط ہو کر سرکاری بنک میں جمع رہے اور کاغذات میں لکھوا دیا جائے کہ اگر ایک سال کے اندر گنگا بشن فوت ہو گیا اور اس کی لاش ہمارے حوالہ نہ کی گئی تو بعوض اسکے بطور قیمت لاش یا تاوان عدم حوالگی لاش دس ہزار روپیہ ہمارے حوالہ کر دیا جائے گا ..... اور اگر ہماری لاش پر گنگا بشن صاحب قادر نہ ہو سکیں تو وہ دس ہزار روپیہ جو ہماری طرف سے جمع ہوگا وہ گنگا بشن صاحب کے لئے بطور نشان فتح سمجھا جائیگا۔"

(اشتہار ۱۶ اپریل ۱۸۹۷ء)

یہ واقعہ بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے محبوب خدا کی محبت میں اس کے پیارے دین اسلام کی عظمت کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دی۔

محبت کا چوتھا تقاضہ

محبت کا چوتھا تقاضا یہ ہے کہ محب اپنے محبوب کی خوشنودی کی خاطر ہر قسم کی مشکلات و مصائب برداشت کرتا ہے۔ یہی کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی۔ خدا تعالیٰ کی محبت میں آپؑ نے ہر قسم کی تکالیف برداشت کیں۔ چنانچہ جس وقت آپؑ ماموریت کے مقام پر فائز ہوئے اس وقت آپؑ کو پورا پورا علم تھا کہ آپؑ کو اس میں انتہائی مشکلات میں سے گزرنا ہوگا۔ آپؑ خاندانی لحاظ سے معزز تھے اور اپنے علمی مقام کی وجہ سے احترام کیساتھ دیکھے جاتے تھے مگر اس دعویٰ کے بعد آپؑ کا خاندان اور دوسرے لوگ سخت مخالف ہو گئے۔ چنانچہ آپؑ کے چچازاد بھائی مرزا امام الدین و مرزا نظام دین صاحبان آپؑ کی مخالفت میں پیش پیش تھے۔ انہوں نے آپؑ کو تنگ کرنے کے لئے اور آپؑ کے پاس آنے جانے والوں کو پریشان کرنے کے لئے مسجد مبارک قادیان کے سامنے دیوار کھینچ دی۔ ان کو بہت سمجھایا گیا لیکن وہ نہ مانے۔ اس وقت ڈپٹی کمشنر گورداسپور قادیان کے قریب ہر چووال گاؤں میں دورہ پر آئے ہوئے تھے آپؑ نے ایک وفد ان کے پاس بھیجا لیکن وہ بہت ترش روئی سے پیش آیا اور وفد کو نہایت غصہ سے کہہ دیا کہ کیا تم بہت سے آدمی جمع ہو کر مجھ پر رعب ڈالنا چاہتے ہو۔ میں تم لوگوں کو خوب جانتا ہوں اور میں خوب سمجھتا ہوں کہ یہ جماعت کیوں بن رہی ہے اور میں تمہاری باتوں سے ناواقف نہیں اور میں اب جلد تمہاری خبر لینے والا ہوں اور تم کو پتہ لگ جائے گا کہ کس طرح ایسی جماعت بنایا کرتے ہیں اور پھر کہا کہ چلے جاؤ ورنہ گرفتار کر لئے جاؤ گے (جو لوگ جماعت پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ اس جماعت کو انگریز نے کھڑا کیا ہے وہ اس جگہ غور کریں کہ حکام کا رویہ جماعت سے کیسا سخت تھا۔)

اس دیوار سے جو تکلیف و پریشانی تھی اس کی بابت خود حضورؑ نے لکھا:۔

"یہ دن بڑی تشویش کے تھے یہاں تک کہ ہم ضاقت علیہم الارض بما رحبت کا مصداق ہو گئے۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۸ء)

اس تشویشناک صورت حال کے پیش نظر آپؑ نے قادیان سے ہجرت کا ارادہ بھی کیا اور خدمت دین کے کام کے واسطے وطن قربان کرنے پر آمادہ تھے۔ آپؑ کی طرف سے اس معاملہ میں استغاثہ دائر کیا گیا اور خدا نے آپؑ کو مقدمہ میں کامیابی کی خبر دی۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اور وہ دیوار گرائی گئی۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو آپؑ کا اس قدر احترام کرتے کہ حضورؑ کے ہاتھ دھلانا باعث فخر سمجھتے اس دعویٰ کو سن کر سخت مخالف ہو گئے اور سارے ہندوستان میں پھر کر آپؑ کے خلاف فتویٰ کفر تیار کیا اور سارے ملک میں مخالفت کی آگ بھڑکا دی۔ آریہ سماجی، عیسائی، برہمو سماج اور دیگر منکرین اسلام کے عقائد کو باطل کرنا آپؑ کا مشن تھا اسلئے انہوں نے بھی جی توڑ کر مخالفت کی۔ اقدام قتل اور دوسرے جھوٹے مقدمات آپؑ کے خلاف دائر کر کے آپؑ کو پریشان کیا گیا۔ آپؑ کے ماننے والوں کو دکھ دیا گیا۔ غرض ایذا رسانی میں کوئی کسر لوگوں نے اٹھا نہ رکھی لیکن محبت الٰہی کی خاطر آپؑ ان سب تکالیف کو برداشت کرتے رہے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جس دن سپرنٹنڈنٹ پولیس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کی تلاشی کیلئے اچانک قادیان آیا حضرت میر ناصر نواب صاحب کو سخت گھبراہٹ ہوئی اور غلبۂ وقت کی وجہ سے بڑی مشکل سے عرض کیا کہ سپرنٹنڈنٹ گرفتاری کیلئے ہتھکڑیاں لیکر آیا ہے۔ آپؑ اپنی کتاب نور القرآن تصنیف فرما رہے تھے سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے فرمایا:۔

"میر صاحب لوگ دنیا کی خوشیوں میں چاندی سونے کے کنگن پہنا کرتے ہیں ہم سمجھیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے رستہ میں لوہے کے کنگن پہن لئے۔"

پھر ذرا تامل کے بعد فرمایا:۔

"مگر ایسا نہیں ہوگا خدا تعالیٰ کی حکمت اپنے خاص مصالح رکھتی ہے وہ اپنے خلفاء مامورین کے لئے اس قسم کی رسوائی پسند نہیں کرتا۔"

آپؑ نے ان تکالیف کا جو خدا کی راہ میں برداشت کرنی پڑیں مجملاً یوں ذکر فرمایا:۔

"میری نسبت جو کچھ ہمدردی قوم نے کی ہے وہ ظاہر ہے اور غیر قوموں کا بغض ایک طبعی امر ہے۔ ان لوگوں نے کونسا پہلو میرے تباہ کرنے کا اٹھا رکھا۔ کون سا ایذا کا منصوبہ ہے جو انتہا تک نہیں پہنچایا۔ کیا بددعاؤں میں کچھ کسر رہی یا قتل کے فتوے نامکمل رہے یا ایذا و توہین کے منصوبے کماحقہ ظہور میں نہ آئے۔ پھر وہ کون سا ہاتھ تھا جو مجھے بچاتا ہے۔ اگر میں کاذب ہوتا تو چاہیئے تو یہ تھا کہ خدا خود میرے ہلاک کرنے کے لئے اسباب پیدا کرتا نہ یہ کہ وقتاً فوقتاً لوگ اسباب پیدا کریں اور خدا ان اسباب کو معدوم کرتا رہے۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶)

آپؑ ان مصائب سے نہ ہراساں ہوتے اور نہ خدمت اسلام میں کوتاہی فرماتے بلکہ یہ فرمایا ؎

لنا عند المصائب یا حبیبی
رضاء ثم شوق و ارتیاح

اے دوست خدا کی راہ میں جو مصائب آئیں ان پر ہم نہ صرف راضی ہیں بلکہ اپنے دل میں ایک شوق اور راحت و سرور محسوس کرتے ہیں۔

(باقی)

زمیندار اصحاب لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں (ناظر بیت المال آمد)

میٹرک کے امتحان میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

کا شاندار نتیجہ

۱۴۹ - طالبات میں سے ۱۴۰ کامیاب ہوئیں نتیجہ ۹۵٫۲ فیصد رہا

امسال یعنی اپریل ۱۹۷۰ء میں سرگودھا بورڈ کے تحت منعقد ہونے والے میٹرک کے امتحان میں نصرت گرلز ہائی سکول کی طرف سے ۱۴۹ طالبات نے شرکت کی۔

۱۴۰ طالبات اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئی ہیں الحمد للہ۔ نتیجہ ۹۵٫۲ فیصد رہا۔ مجموعی نتیجہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ فرسٹ ڈویژن ۳۸
۲۔ سیکنڈ " ۸۶
۳۔ تھرڈ " ۱۶

امۃ الرفیق طاہر بنت مولانا ابوالعطاء صاحب ۶۷۵ نمبر لیکر سکول میں اوّل رہیں

(ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

سائنس گروپ

نمبر شمار	رولنمبر	نام طالبات معہ ولدیت	نمبر حاصل کردہ
۱	۱۴۱۱۲	بشریٰ بہجت فضل دین صاحب	۶۲۶
۲	۱۴۱۱۳	ساجدہ فرحت منظور احمد "	۵۲۶
۳	۱۴۱۱۴	عذرا شمیم محمد ابراہیم "	۵۳۱
۴	۱۴۱۱۵	نصرت جہاں محمد شریف "	۶۲۲
۵	۱۴۱۱۶	امۃ العزیز عابدہ صوفی خدا بخش "	۵۶۹
۶	۱۴۱۱۷	امۃ الودود فضل الرحمان "	۵۷۲
۷	۱۴۱۱۸	امۃ الحی محمد یوسف "	۵۵۲
۸	۱۴۱۱۹	امۃ الکریم بشریٰ سید محمد لطیف "	۴۸۶
۹	۱۴۱۲۰	آصفہ یاسین محمد یاسین "	۵۴۱
۱۰	۱۴۱۲۱	نمود سحر بشیر احمد "	۶۳۲
۱۱	۱۴۱۲۲	طاہرہ تسنیم " "	۶۰۳
۱۲	۱۴۱۲۳	عذرا نذیر نذیر احمد "	۵۸۲
۱۳	۱۴۱۲۴	حدیقہ راشدہ محمد سعید انصاری "	۵۱۵
۱۴	۱۴۱۲۵	صبیحہ تسنیم احمد خاں "	۶۱۳
۱۵	۱۴۱۲۶	تقیہ بشریٰ چوہدری عبدالقدیر "	R.O.L
۱۶	۱۴۱۲۷	ساجدہ نفیس پیر ہارون الرشید " "	

آرٹس گروپ

۱	۲۹۴۴۰	امۃ الماجد عبیداللہ بشیر الدین عبداللہ صاحب	۴۸۳
۲	۲۹۴۴۱	امۃ الکریم محمد یوسف "	۵۵۷
۳	۲۹۴۴۲	امۃ الجمیل شاہین غلام احمد "	۵۵۳
۴	۲۹۴۴۳	امۃ الشافی نور احمد "	۴۳۷
۵	۲۹۴۴۴	عائشہ بی بی شیر محمد "	۶۲۵
۶	۲۹۴۴۵	عائشہ الٰہی محمد صدیق "	۵۸۵
۷	۲۹۴۴۶	شاہدہ بیگم دلاور حسین "	۵۴۶
۸	۲۹۴۴۷	امۃ الرفیق محمد صدیق "	۶۳۲
۹	۲۹۴۴۸	امۃ الرشید اسلم محمد اسمٰعیل اسلم "	۵۲۸
۱۰	۲۹۴۴۹	امۃ الوحید بشیر احمد "	۴۹۶
۱۱	۲۹۴۵۰	زاہدہ پروین محمد احمد "	۴۷۵
۱۲	۲۹۴۵۱	بشریٰ پروین عارف میاں عارف محمد "	۶۱۰
۱۳	۲۹۴۵۲	مبشرہ بیگم محمد اسحٰق "	۵۱۸
۱۴	۲۹۴۵۳	ریاض بیگم عبدالعزیز "	۵۸۶
۱۵	۲۹۴۵۴	امۃ الکریم محمد ابراہیم صاحب	۴۲۳
۱۶	۲۹۴۵۵	شاہدہ متین بشیر احمد "	۵۴۷
۱۷	۲۹۴۵۶	امۃ الحی بشریٰ عبدالحی "	۵۸۳
۱۸	۲۹۴۵۷	امۃ الرفیق طاہرہ ابوالعطاء "	۶۷۵
۱۹	۲۹۴۵۸	شاہدہ نسرین نذیر احمد "	۵۷۳
۲۰	۲۹۴۵۹	امۃ الحفیظ عالم دین "	۴۷۵
۲۱	۲۹۴۶۰	امۃ الشافی عبداللہ "	۵۴۰
۲۲	۲۹۴۶۱	فیضیہ عبدالعزیز "	۵۷۶
۲۳	۲۹۴۶۲	امۃ المجید شاہینہ نعمت اللہ	۴۴۱
۲۴	۲۹۴۶۳	طاہرہ صدیقہ نصیر الدین "	۳۸۷
۲۵	۲۹۴۶۴	نعیمہ پروین اختر احمد علی صادق "	۵۶۹
۲۶	۲۹۴۶۵	زبیدہ بیگم محمد اسمٰعیل "	۴۸۰
۲۷	۲۹۴۶۶	بشریٰ بیگم نور الدین "	۴۲۶
۲۸	۲۹۴۶۷	مسرت ناہید فضل الٰہی "	۴۷۳
۲۹	۲۹۴۶۸	صفیہ الشرف محمد اشرف "	۴۵۷
۳۰	۲۹۴۶۹	عطیہ بشریٰ فضل الرحمٰن "	۵۴۱
۳۱	۲۹۴۷۰	ذکیہ خانم عنایت اللہ "	۵۶۶
۳۲	۲۹۴۷۱	سعیدہ فردوس عبدالصمد "	۳۹۶
۳۳	۲۹۴۷۲	فرحت بیگم ممتاز احمد "	۵۸۷
۳۴	۲۹۴۷۳	بشریٰ پروین محمد حنیف "	۳۸۴
۳۵	۲۹۴۷۴	قدسیہ مرزا مرزا امیر احمد "	۴۳۸
۳۶	۲۹۴۷۵	شگفتہ پروین محمد افضل "	۵۷۹
۳۷	۲۹۴۷۶	امۃ الباسط محمد اسحٰق "	۵۲۲
۳۸	۲۹۴۷۷	ممتاز عصمت چوہدری محمد فیروز "	۵۱۳
۳۹	۲۹۴۷۸	ارشاد اختر اللہ رکھا "	۳۸۱
۴۰	۲۹۴۷۹	امۃ الباسط بشیر احمد "	۵۲۴
۴۱	۲۹۴۸۰	ابدالتبسام ظہور احمد "	S.S.C. کا امتحان میں شرکت ہوگی
۴۲	۲۹۴۸۱	امۃ السلام سید عبدالسلام "	۴۵۲
۴۳	۲۹۴۸۲	امۃ النصیر محمد شریف خالد "	۴۵۵
۴۴	۲۹۴۸۳	فوزیہ روحی سعید اللہ خاں "	۵۱۴
۴۵	۲۹۴۸۴	نصرت خانم محمد اشرف "	۴۶۵
۴۶	۲۹۴۸۵	بشریٰ نویہ عبدالرحیم "	۳۲۰
۴۷	۲۹۴۸۶	نسرین اکبر محمد اکبر "	۴۳۹
۴۸	۲۹۴۸۷	قدسیہ افضل محمد افضل "	۶۱۳
۴۹	۲۹۴۸۸	رضیہ سلطانہ محمد صادق "	۴۶۷
۵۰	۲۹۴۸۹	نصرت مبارکہ جان محمد "	۴۴۹
۵۱	۲۹۴۹۰	زاہدہ خانم فضل احمد خاں "	۴۹۱
۵۲	۲۹۴۹۱	رحیمہ خاتون عبدالحسین "	۵۵۹
۵۳	۲۹۴۹۲	سعیدہ خانم محمد اشرف "	۳۶۲
۵۴	۲۹۴۹۳	نصرت یاسمین چراغ دین "	۵۴۰
۵۵	۲۹۴۹۴	رشیدہ بیگم محمد یوسف "	۴۶۷
۵۶	۲۹۴۹۵	امۃ النور راشدہ محمود احمد خاں "	۴۱۹
۵۷	۲۹۴۹۶	شمیم امیر شاہ	۵۲۴
۵۸	۲۹۴۹۷	صبیحہ ناصرہ منظور احمد "	۴۶۸
۵۹	۲۹۴۹۸	مریم صدیقہ فضل دین "	۳۳۶
۶۰	۲۹۴۹۹	نعیمہ ثروت رشید احمد "	۴۷۶
۶۱	۲۹۵۰۰	خدیجہ بیگم احمد دین "	۵۰۰
۶۲	۲۹۵۰۱	پروین اختر عبدالحق "	۶۰۵
۶۳	۲۹۵۰۲	زینت النساء محمد صادق "	۴۹۹
۶۴	۲۹۵۰۳	زاہدہ نسیم اقبال احمد صابر "	۴۸۱
۶۵	۲۹۵۰۴	امۃ الحی محمد حسین "	[illegible]

نمبر شمار	رولنمبر	نام طالبات معہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر
۶۵	۲۹۵۰۵	امۃ الشکور بشیر احمد صاحب	۵۲۳
۶۶	۲۹۵۰۶	تسنیم اختر عبد القیوم "	۴۰۵
۶۷	۲۹۵۰۷	نصرت جہاں بیگم عبد الرحیم نذیر	S.S. only سپلیمنٹری میں شامل ہوگی
۶۸	۲۹۵۰۸	فضیلت پروین عبد الرحیم "	۴۲۰
۶۹	۲۹۵۰۹	ناصرہ فوزیہ رشید احمد "	۴۱۴
۷۰	۲۹۵۱۰	سلیمہ طاہرہ عبد الرشید "	۵۳۴
۷۱	۲۹۵۱۱	ناصرہ بیگم عبد الرحیم "	۳۶۷
۷۲	۲۹۵۱۲	حبیبہ بی بی عبد الرزاق "	۳۹۲
۷۳	۲۹۵۱۳	بشریٰ محمد اسماعیل "	۳۴۸
۷۴	۲۹۵۱۴	امۃ النصیر محمد متصف خاں "	۴۵۸
۷۵	۲۹۵۱۵	رقیہ بی بی نذیر احمد صاحب	۴۴۰
۷۶	۲۹۵۱۶	نعیمہ خانم جمیل احمد "	۵۱۳
۷۷	۲۹۵۱۷	عارفہ ربانی آفتاب احمد "	۵۷۵
۷۸	۲۹۵۱۸	امۃ العزیز منیر الدین احمد "	Eng. Islamiyat Arabic
۷۹	۲۹۵۱۹	امۃ الحکیم فضل دین صاحب	۲۹۹ (سپلیمنٹری)
۸۰	۲۹۵۲۰	فرخندہ نسرین محمد عادل "	۴۴۷
۸۱	۲۹۵۲۱	امۃ السلام چوہدری فیض احمد "	۳۳۷
۸۲	۲۹۵۲۲	زاہدہ اسلام ہارون الرشید "	۳۱۵
۸۳	۲۹۵۲۳	طاہرہ نسرین چوہدری محمود اسلم "	۳۴۳
۸۴	۲۹۵۲۴	فہمیدہ اختر عبد الغنی "	۵۰۰
۸۵	۲۹۵۲۵	صفیہ بیگم اللہ رکھا "	۴۰۳
۸۶	۲۹۵۲۶	ناصرہ صبا عبد المنان قریشی "	۵۲۵
۸۷	۲۹۵۲۷	منصورہ چوہدری محمد امین "	۵۴۳
۸۸	۲۹۵۲۸	رفعت سلطانہ رشید احمد "	۴۴۳
۸۹	۲۹۵۲۹	حمیدہ خالدہ عطاء اللہ قریشی "	۴۲۹
۹۰	۲۹۵۳۰	امۃ الحی محمد ظہیر الدین "	۴۹۶
۹۱	۲۹۵۳۱	بشریٰ بشیر احمد "	۵۱۵
۹۲	۲۹۵۳۲	نعیمہ ضیاء ضیاء الدین "	۵۶۳
۹۳	۲۹۵۳۳	شائستہ محمد شفیع "	۴۶۹
۹۴	۲۹۵۳۴	ناصرہ بیگم بشیر الدین "	۴۸۱
۹۵	۲۹۵۳۵	فیروزہ بشیر علی بخش "	۴۸۴
۹۶	۲۹۵۳۶	نیلوفر محمد مظہر الحق "	۵۲۹
۹۷	۲۹۵۳۷	امۃ الرشید محمد رشید "	۴۷۴
۹۸	۲۹۵۳۸	نسرین اختر عبد القادر "	۴۳۰
۹۹	۲۹۵۳۹	نسیم اختر محمد صادق "	۵۲۰
۱۰۰	۲۹۵۴۰	نسرین کوثر اللہ مہر "	۴۳۹
۱۰۱	۲۹۵۴۱	بشارت جمیل عبد الحمید "	Eng. S.S.
۱۰۲	۲۹۵۴۲	سعیدہ پروین فضل کریم "	۴۷۸
۱۰۳	۲۹۵۴۳	صفیہ نسیم عبد الغنی "	۴۴۳
۱۰۴	۲۹۵۴۴	فرزانہ ناہید غلام حسین "	۵۱۹
۱۰۵	۲۹۵۴۵	عابدہ رخسانہ میر محمد مراد "	۵۹۴
۱۰۶	۲۹۵۴۶	پروین ضیاء ضیاء اللہ "	۴۵۸
۱۰۷	۲۹۵۴۷	حبیبہ جلال جلال الدین "	۴۴۷
۱۰۸	۲۹۵۴۸	نعیمہ بیگم یوسف علی "	۵۶۸
۱۰۹	۲۹۵۴۹	پروین اختر عمر حیات "	۴۶۴
۱۱۰	۲۹۵۵۰	صادقہ یعقوب محمد یعقوب "	۵۰۸
۱۱۱	۲۹۵۵۱	بشریٰ خانم غلام محمد "	۴۰۷
۱۱۲	۲۹۵۵۲	نسیم اختر چوہدری حاتم علی "	۴۸۹
۱۱۳	۲۹۵۵۳	مبارکہ محمد اسلم "	۵۳۰
۱۱۴	۲۹۵۵۴	فائقہ سعید ڈاکٹر سعید احمد صاحب	۵۱۲
۱۱۵	۲۹۵۵۵	امتیاز حفیظ منیر احمد "	۳۸۷
۱۱۶	۲۹۵۵۶	کشور سلطانہ عبد الحق "	۳۵۶
۱۱۷	۲۹۵۵۷	امۃ المتین عابدہ بشیر احمد "	S.S.
۱۱۸	۲۹۵۵۸	قدسیہ طاہرہ محمد اکمل "	۴۵۴
۱۱۹	۲۹۵۵۹	حمیدہ بیگم محمد ابراہیم "	۴۷۱
۱۲۰	۲۹۵۶۰	مبارکہ بیگم محمد اسمٰعیل "	Eng.
۱۲۱	۲۹۵۶۱	شاہدہ پروین طفیل احمد "	۵۳۱
۱۲۲	۲۹۵۶۲	ناصرہ پروین حبیب اللہ "	۴۸۷
۱۲۳	۲۹۵۶۳	منیرہ قمر محمد یوسف "	۴۶۶
۱۲۴	۲۹۵۶۴	نصرت یعقوب محمد یعقوب "	۵۱۰
۱۲۵	۲۹۵۶۵	کنیز فاطمہ محمد خاں "	۵۲۲
۱۲۶	۲۹۵۶۶	حمیدہ اختر علی محمد "	۴۳۶
۱۲۷	۲۹۵۶۷	ذکیہ نسرین سراج دین "	۴۱۵
۱۲۸	۲۹۵۶۸	شکیلہ بیگم عبد المجید "	۴۵۷
۱۲۹	۲۹۵۶۹	راشدہ پروین مقبول احمد "	H.A. سپلیمنٹری میں شریک ہونگی
۱۳۰	۲۹۵۷۰	زاہدہ پروین محمد اعظم "	۴۹۲
۱۳۱	۲۹۵۷۱	نازلی افضل محمد افضل "	۴۵۹
۱۳۲	۲۹۵۷۲	مجیدہ بیگم عبد الحق "	۴۱۶

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے گرانقدر عطیہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں تحریک جدید میں مساجد ممالک بیرون کی ایک مستقل مد کھلی ہوئی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین جماعت دیگر مالی قربانیوں کے علاوہ اس صدقہ جاریہ میں بھی دل کھول کر حصہ لیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں محترم ڈاکٹر حافظ عبد الجلیل صاحب آف موچی گیٹ لاہور (حال دار الرحمت شرقی ربوہ) نے حسب ذیل تفصیل سے -/۳۴۰۰ روپیہ ادا فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

		روپے
۱ -	محترم ڈاکٹر حافظ عبد الجلیل صاحب منجانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	-/۳۰۰
۲ -	" " منجانب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	-/۳۰۰
۳ -	" " منجانب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ	-/۳۰۰
۴ -	" " منجانب حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہید رضی اللہ عنہ	-/۳۰۰
۵ -	" " منجانب حضرت حافظ مختار احمد رضی اللہ عنہ	-/۳۰۰
۶ -	" " منجانب والدین (حافظ قدرت اللہ خاں صاحب معہ اہلیہ صاحبہ)	-/۳۰۰
۷ -	" " پسر خود عبد الکریم خاں صاحب	-/۳۰۰
۸ -	" " منجانب خود	-/۳۰۰

اس تفصیل میں ان مقدس اور جان سے عزیز ہستیوں کا بھی ذکر ہے جو بعد زمانہ کی وجہ سے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی اس تحریک کے مخاطب نہیں سمجھے جا سکتے مگر محترم حافظ صاحب نے ان کی طرف سے بھی چندہ دیکر ان سے اپنی دلی عقیدت اور محبت کا ثبوت دیا ہے۔ متمول دوستوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس طرح نئی نئی راہیں نکالنی چاہئیں۔ نہ معلوم اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل ایسا پسند آئے کہ وہی اس کی رضا کی جنت میں داخل کرنے کا سبب بن جائے۔

اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب کے اخلاص میں برکت ڈالے اور ان کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور دیگر متمول دوستوں کے لئے ان کی نیک مثال تحریص و ترغیب کا باعث بنائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

63

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع جماعت		وعدہ	ادائیگی
مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ٹیلیفون سپروائزر	سرگودھا	۵۰۰	۱۰۰
" کیپٹن عطاء اللہ صاحب کھوکھر معہ اہل وعیال	"	۵۰۰	۱۰۰
" راجہ غالب احمد صاحب سیکرٹری سیکنڈری بورڈ	"	۵۰۰	
" برکت اللہ صاحب منگلا ایڈووکیٹ	"	۵۰۰	
" ڈاکٹر سلیم الدین صاحب	"	۵۰۰	
" شیخ عطاء الرحمان صاحب پراچہ	"	۵۰۰	
" چوہدری منور احمد صاحب آر۔سی۔آئی	"	۵۰۰	
" " بشیر احمد صاحب چیمہ ایڈووکیٹ چک ۹۷ جنوبی	"	۵۰۰	
" میاں ظہور احمد صاحب	دودھ ضلع	۵۰۰	
" " منظور احمد صاحب	" "	۵۰۰	
" چوہدری مختار احمد صاحب	خوشاب "	۵۰۰	
" عبید اللہ باجوہ صاحب منجانب حاجی غلام حیدر صاحب مرحوم چک ۳۳ جنوبی	"	۵۰۰	
" چوہدری نبی احمد صاحب چک ۹	پنیار "	۱۰۰۰	
" " عنایت اللہ صاحب مع اہل وعیال	" "	۶۰۰	
" مجید احمد صاحب	" "	۵۰۰	
" چوہدری شیر احمد صاحب منجانب چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۷۱ جنوبی	"	۵۰۰	
" " حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	"	۵۰۰	۱۰۰
" ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب	پبی ضلع پشاور	۵۰۰	۲۰۰
" چوہدری افتخار احمد صاحب	جہلم	۵۰۰	
" نذیر احمد صاحب گکھڑ منڈی	گوجرانوالہ	۵۰۰	
" " سلطان علی صاحب	چندھڑ "	۵۰۰	
" " محمد مالک صاحب	" "	۵۰۰	
" " ظفر علی صاحب	" "	۵۰۰	
" " خلیق اختر صاحب	گھڑیال کلاں شیخوپورہ	۵۰۰	
" ایس ناصر الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ	مری	۵۰۰	
محترمہ اہلیہ میجر محمد اسلم خان صاحب مرحوم	"	۲۰۰۰	۵۰۰
مکرم کیپٹن حیات بخش صاحب لارنس کالج	"	۵۰۰	
مکرمہ رفعت انجمن جہاں بیگم صاحبہ	"	۵۰۰	
" مسز اسماعیل صاحبہ	"	۵۰۰	
محترم قاضی محمد اسلم صاحب معہ اہلیہ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج	ربوہ	۵۰۰	۵۰۰
محترمہ بدر بیگم صاحبہ	لاہور	۵۰۰۰	۵۰۰۰
" امۃ الحی بیگم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب	"	۵۰۰۰	۵۰۰۰
مکرم علی انور صاحب ایڈووکیٹ	لاڑکانہ	۵۰۰۰	۲۰۰۰
محترمہ صالحہ انور صاحبہ "	"	۵۰۰۰	۲۰۰۰
مکرم شیخ دوست محمد صاحب	کوٹ مومن سرگودھا	۵۰۰	۲۰۰
" آغا طاہر احمد صاحب و نثار احمد صاحب رضا	گوجرانوالہ	۲۲۰۰	
" سید مشہود احمد صاحب مع اہلیہ	ربوہ	۵۰۰	
محترمہ رضیہ درد صاحبہ مع بچگان جامعہ نصرت	"	۵۰۰	
طالبات جامعہ نصرت ایف۔اے	"	۵۰۰	
طالبات جامعہ نصرت بی۔اے	"	۵۰۰	
لجنہ اماء اللہ دار الرحمت غربی الف	"	۵۰۰	
" دار الصدر شرقی ۱	"	۵۰۰	
" دار الرحمت وسطی ۲	"	۵۰۰	

دار الضیافت ربوہ میں موصول ہونیوالے صدقات

دار الضیافت میں موصول ہونے والے صدقات از ۱/۶ لغایت ۳۰/۶ کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ	صدقہ	۱۱-۳۴	
۲۔ محترم میاں گل محمد صاحب لیبر آفیسر لائلپور	"	۵۰-۰۰	
۳۔ " عبد اللہ خان صاحب رئیس یاندھی	"	۵۰-۰۰	
۴۔ " نذیر احمد صاحب ایکٹریشن ربوہ	"	۱۰-۰۰	
۵۔ " چوہدری عبد العزیز صاحب دوالمیال ضلع گوجرانوالہ	"	۵-۰۰	
۶۔ " مستری چراغ دین صاحب ربوہ	"	۱-۰۰	
۷۔ " عزیز احمد صاحب گوہلپوری ربوہ	"	۵-۰۰	
۸۔ " چوہدری شاہنواز صاحب کراچی	" بکرے	۱۰۰-۰۰	
۹۔ " ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ کینٹ	" بکرا	۶۰-۰۰	
۱۰۔ " محترم میاں گل محمد صاحب لیبر آفیسر لائلپور از طرف میاں رفیق احمد صاحب ملتان	"	۵۰-۰۰	
۱۱۔ " شیخ سلطان محمود صاحب کوئٹہ	صدقہ	۱-۰۰	
۱۲۔ " ڈاکٹر زبیر احمد صاحب لکھنوی کراچی	"	۵۰-۰۰	
۱۳۔ " ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ		۲۰-۰۰	
۱۴۔ محترمہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ		۱۱۰-۰۰	

(افسر دار الضیافت)

ایڈریس مطلوب ہے

مکرم حوالدار سراج الدین صاحب ولد مکرم چوہدری محمد حیات صاحب وصیت ۱۴۵۸۶ ساکن سکونت بھلور ضلع سیالکوٹ و سیالکوٹ چھاؤنی کے موجودہ ایڈریس کی دفتر ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو اطلاع دیں اگر موصی صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ کے دفتر ہذا کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں تاکہ وصیت کے بارہ میں براہ راست خط و کتابت ہو سکے۔

۲۔ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب سیال ایم اے وصیت ۱۴۵۰۱ نے جوڑہ ضلع لاہور سے مورخہ ۲۲/۵۶ کو وصیت کی تھی اور بعد میں شیخوپورہ چلے گئے تھے کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے

اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو اس سے اطلاع دے دیں اگر موصی صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی وسیم احمد ثانی کے معدہ میں ڈاکٹروں نے زخم بتایا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (سلیم احمد ظفر ۱۱۹/۲۶ ایبر پورٹ کراچی ۱۰)

دعائے مغفرت

مکرم معظم بلوچ صاحب بعمر ۲۷ سال لاہور میں مورخہ ۱۴ جون کی رات کو پستول کی گولی لگنے سے وفات پا گئے۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے ۱۴ سال کی عمر میں بیعت کی تھی۔ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے آپ کی شادی میں صرف دو ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا تھا۔ جی ٹی روڈ پر احمد میڈیکل کے نام سے آپکی دکان تھی۔ احباب جماعت سے درجات کی بلندی اور مغفرت کی درخواست ہے۔ (انیس احمد خان لاہور)

تحریک وقف عارضی اور لجنات کا فرض

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات پر احسانِ عظیم ہے کہ آپ نے مستورات کو وقف عارضی میں شمولیت کرنے کا موقع عطا فرمایا تا وہ بھی اِس بابرکت تحریک میں شامل ہو کر ثواب حاصل کر سکیں صرف فرق یہ ہے کہ عورتوں کو اپنے ہی شہر، قصبہ یا گاؤں میں قرآنِ مجید پڑھانے کے لئے مقرر کیا جائے گا۔ نئے سال میں ابھی تک صرف ۱۶۳ خواتین نے وقف عارضی میں نام پیش کئے ہیں۔

اس تحریک کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کے لئے اپنا وقت خدمتِ قرآن کے لئے پیش کیا جائے اور پھر جہاں ان کو مقرر کیا جائے وہاں جو بہنیں ترجمہ جانتی ہوں وہ ترجمہ جو ترجمہ نہیں جانتیں وہ ناظرہ پڑھائیں۔

گھر بیٹھے آپ کو کتنا آسان موقع ثواب حاصل کرنے کا میسر آیا۔ اِس لئے ہر وہ عورت جس نے ابھی تک اپنے آپ کو پیش نہیں کیا ہے اسے پیش کرنا چاہیئے اور ثواب کے اس موقع کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔ ہر شہر، قصبہ، گاؤں سے اتنی خواتین کے نام آنے چاہئیں کہ اس مقام میں مستقل تعلیم القرآن کا کام جاری رہے۔ یہ سب نام دفتر وقف عارضی ربوہ کے نام بھجوائے جائیں۔

لجنات کو بھی چاہیئے کہ مستورات تک اس تحریک کو پہنچائیں اور اس کی عظمت اور اہمیت کو اپنے اجلاسوں میں بیان کریں۔ اور اپنی رپورٹوں میں ہر ماہ ذکر کیا کریں کہ ان کے شہر سے اس ماہ میں کتنی مستورات نے وقفِ عارضی میں حصہ لیا۔

خاکسار مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ضرورت ہے

ایک پرائیویٹ فرم میں ٹیکنیکل ڈیزائنر (ڈرافسمین) کی ضرورت ہے۔ امیدوار کو چاہیئے کہ سرنامہ چھوڑ کر اپنی درخواست ناظر صاحب امور عامہ کے نام بھجوا دیں۔

درخواست میں درج ذیل کوائف کا درج ہونا ضروری ہے۔

۱۔ نام مع ولدیت ۲۔ تاریخ پیدائش
۳۔ تعلیم ۴۔ ٹیکنیکل تعلیم
۵۔ تجربہ کس کس جگہ کتنی ملازمت کی۔
۶۔ مکمل پتہ ۷۔ سرٹیفکیٹ کی نقول

درخواست فوری طور پر بھجوائیں۔

درخواستِ دعا

میرے برادر نسبتی مکرم عبدالشکور صاحب اسلم لیکچرار ایچی سن کالج لاہور کی اہلیہ صاحبہ کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔

احباب جماعت مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(محمد نواز مومن۔ ربوہ)

احمدی والدین

اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کرائیں

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی رہے۔" (الفضل ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء)

احمدی والدین کو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشادِ مبارک کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ خود بھی اس مبارک ارشاد پر عمل پیرا ہوں اور دوسروں کو بھی تاکید کریں۔ چند روز تک تعلیم الاسلام کالج میں فرسٹ ائر میڈیکل و نان میڈیکل میں داخلے شروع ہوں گے۔ ایف۔ اے، اور بی۔ اے (آرٹس) کے علاوہ ایم۔ اے (عربی) اور ایم۔ ایس سی (فزکس) کی تدریس کا نہایت اعلیٰ انتظام ہے۔

مزید خصوصیات

۱۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔
۲۔ کالج کے ہوسٹل میں رہنے والے طلباء پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ نمازوں کے بعد قرآنِ کریم۔ بخاری شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس بھی ہوتے ہیں نیز طلباء کی ہر رنگ میں تربیت کا خاص اہتمام ہے۔
۳۔ اخراجات دوسرے کالجوں کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔
۴۔ میٹرک میں ۷۰ فیصد سے زائد نمبر لینے والوں کی پوری فیس معاف ہوتی ہے۔
۵۔ ممبرانِ سٹاف طلباء کی انفرادی بہبودی کے لئے ذاتی دلچسپی لیتے ہیں اور ٹیوٹوریل نظام رائج ہے۔
۶۔ یہ آپ کا قومی ادارہ ہے اور اسے کامیاب بنانا ہم سب کا فرض ہے۔ احمدی والدین کو چاہیئے کہ اپنے ذہین بچوں کو بھی ربوہ بھجوائیں تاکہ کالج کی شاندار روایات برقرار رکھی جا سکیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گیارھویں جماعت میں داخلہ کی درخواستیں کالج کے فارم پر مع اصل پروویژنل سرٹیفکیٹ و تین عدد فوٹو ۲۳ جولائی تک پہنچ جانی چاہئیں۔ فارم داخلہ و پراسپکٹس دفتر کالج سے مل سکتا ہے۔ غیر مکمل فارم قبول نہ ہوگا۔ صرف فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونے والے طلباء ہی سائنس گروپ میں داخل ہو سکیں گے۔ محدود سیٹیں ۵۵ تا ۶۰ فیصد نمبر حاصل کرنے والے امیدواروں کے لئے بھی رکھی گئی ہیں لیکن ان امیدواروں کو مضامین سائنس میں ٹیسٹ دینا ہوگا۔ آرٹس گروپ میں ۷۰ فیصد سے کم نمبر لینے والے امیدوار انگریزی کا ٹیسٹ لے کر داخل کئے جائیں گے۔ بغیر ٹیسٹ داخل ہونے والے طلبہ ۲۵۔ جولائی صبح ۹ بجے انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔

ٹیسٹ میں شامل ہونے والے امیدوار ۲۵ جولائی کو ساڑھے آٹھ بجے سے قبل کالج ہال میں پہنچ جائیں۔ دوسرے دن ۲۶ جولائی کو صبح ۹ سے ۱۲ بجے تک ان تمام امیدواران کا انٹرویو ہوگا جس میں والد/سرپرست کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ انٹرویو میں حاضر ہونا ہر امیدوار کے لئے لازمی ہے۔

ستر فیصد سے وظیفہ کی حد تک مارکس لینے والے طلباء کو بطور انعام کالج کی طرف سے پوری ٹیوشن فیس کی رعایت دی جائے گی۔ دوسرے مستحق طلباء کے لئے مراعات کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا اور داخلے کے وقت تمام واجبات جمع کرانے ہوں گے۔ ہر قسم کی مراعات کے سلسلہ میں درخواست دینے کے مستحق صرف وہی امیدوار ہوں گے جو مقررہ تاریخ تک درخواستیں بھجوا کر مقررہ پروگرام کے مطابق بروقت داخلہ لے لیں گے۔ سرگودھا بورڈ کے سوا دوسرے بورڈوں کی طرف سے آنے والے طلباء کو تبدیلی بورڈ کا سرٹیفکیٹ ساتھ لانا ہوگا ورنہ داخلہ نہ مل سکے گا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴